THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] یکم رجب سنہ ۱۲۹۰ ھجری سنہ ۱۳۰۴ نبوی [نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع

تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اِس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اِس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا *

جن دوستوں نے شریک ہوکر اس پرچہ کو جاری کیا ہی اور ساتھہ روپیہ سالانہ اس پرچہ کے اجرا کے لیئے بطور امداد دیتے ہیں وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں بطور ممبر کے متصور ہیں اُن کو اختیار ہی کہ اگر چاہیں تو اَور کسی کو بھی بطور ممبر اپنے ساتھہ شریک کریں اور جو شخص اس طرح پر شریک ہوگا اُس کو بھی ساتھہ روپیہ سالانہ دینا ہوگا *

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ تقاضے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا *

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا *

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین

تہذیب الاخلاق

اِس پرچہ کی بابت جس صاحب و کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اِس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اِس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور کرنیشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے غرضکہ تمام خط و کتابت بابت اِس پرچہ کے اُنھی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈہ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپہ ہوتے ہیں اور اسی سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں *

مضمون نمبر ۱۵۴

احسان عام

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو کنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك

(۱) اپنے ہمجنسوں سے شفقت اور قومي برتائو تمامي بني نوع سے خير انديشي کرني اُن کا بهلا چاهنا بلکه اپني منفعت پر غير کي منفعت کو مقدم رکهنا اپنے دشمنوں مخالفوں اور بدخواهوں سے احسان و مروت اور عموماً دوستي کرنا بلکه اپنے مخالفوں کي خطائں سے در گذر کرنا اپنے دشمنوں کي بدخواهيوں کو معاف کرنا اُن کي عداوت اور رنج دهي پر صبر کرنا اور برائي کے عوض هميشه بهلائي کرنا يهه عمدة اور افضل محاسن اخلاق هيں جو همارے اسلام اور قران نے همکو سکهلائے هيں — هر چند که حکماے سابقين نے کئي زمانوں کے تجربه اور مدت دراز کي فکر و غور سے ايسے محاسن اخلاق کے قريب قريب پهونچے تهے اور نه کوئي ايک هي حکيم تها جس نے يهه سب عمدة مکارم اخلاق کي باتيں سکهلائي هوں بلکه مختلف اور متعدد حکيموں اور فيلسوفوں نے بهت کچهه سرد و گرم زمانه ديکهکر اُنميں سے بعض بعض باتيں محاسن اخلاق کي بيان کيں — الا چونکه انساني خيالات تهے جنکا ٹهيک ٹهيک هر ملک و مزاج کي مختلف طبيعتوں کے اندازه کے موافق هونا اُن حکيموں کي عقل کي دوراندیشي سے باهر تها اور خيالات انساني افراط و تفريط سے بهي خالي نه تهے لهذا اُن پر وثوق کلي اور اعتماد قطعي بغير وحي کے انکشاف کے ممکن نه تها — چنانچه وه وحي الهي جسکا انکشاف تمام عالم پر قران کے ذريعه سے هوا اس وحي کامل نے ان سب اخلاق حسنه کو تمام و کمال هرايک زمانه اور ملک کے مناسب حال اور اندازه کے موافق همارگوں پر ظاهر و منکشف کيا *

(۲) اِس بارہ ميں جو احکام همکو قران شريف کے ذريعه سے ملے هيں وه ايسي وضع اور صورت ميں نهيں هيں که کسي خاص سورت يا رکوع ميں بحيثيت مجموعي جمع کرکے رکها هو جو که تصنع اور تکلف سے خالي نه هوتا اور جس سے که ايک طرح کے دکهلاوےکي ترکيب اور ظاهري بندش پائي جاتي بلکه تمام مصحف ميں اِن پاک احکام اور عمدة اخلاق کو هرايک قسم کے ذکر ميں ايسي سچي مصلحت سے متفرق بيان کيا هے که پڑهنے اور سننے والوں کو هر وقت اور هر مضمون کے ساتهه اُن نيکيوں اور اخلاق کي تاکيد اور ياد دهاني هوتي رهي اور اس وحي کے جس مقام کو بلا قصد اور بلاتعين پڑها جاوے وهيں پر ان ميں سے کوئي نه کوئي نصيحت ضرور پائي جاوے *

(۳) همکو قرآن مجيد يهه بات سکهلاتا هے که همکو لازم هے که بدي کے عوض ميں نيکي کريں اور خدا کا يهه حکم محکم هے که هم اپنے دشمنوں سے برائي کے عوض ميں بهلائي کريں *

۱ و يدرؤن بالحسنة السيئة اولئک لهم عقبى الدار — (رعد — ۲۰)

جو لوگ برائي کے عوض ميں بهلائي کرتے هيں اُن هي لوگوں کے لئيے دار اخرت هے *

۲ اولئک يؤتون اجرهم مرتين بما صبروا — ويدرؤن بالحسنة السيئة (قصص — ۵۴)

اُن لوگوں کو دوهرا اجر ملیگا اسليئے که اُنهوں نے صبر کيا اور بهلائي کرتے هيں برائي کے بدلے *

۳ ادفع بالتي هي احسن — (مومنون — ۹۸)

بري بات کا جواب وه کهه جو که بهتر هے *

يهه صاف سي بات هے که قران مجيد نے همکو محض حکماً يهه بات سکهلادي يا هم اُس کو بلا تصديق محض ايمان کي راه سے تسليم کرليں — نهيں بلکه ايسي نيکي کرنے کي بديهي دليل اور مرتب نتيجه بهي بتلا ديا *

و لا تستوى الحسنة و لا السيئة ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينک و بينه عداوة کانه ولي حميم و ما يلقها الا الذين صبروا و ما يلقها الا ذو حظ عظيم — (حم سجده)

برابر نهيں نيکي اور نه بدي جواب ميں تو کهه اس سے بهتر پهر تو ديکهے که جسميں تجهه ميں دشمني تهي جيسے دوست دار ناتے والا اور يهه بات ملتي هے اُنهيں کو جو صبر کرتے هيں اور يهه بات ملتي هے اُس کو جسکي بڑي قسمت هے *

۴ پهر قران همکو يهه بهي سکهلاتا هے که بدلا لينا گو معروف يا مقتضاے عدالت هو اور ايسا کرنا سهل بهي هے مگر اس کے کريمانه اخلاق کا يهي حکم هے که مخالفوں کي خطائں اور برائيوں کو معاف کرو اور عموماً در گذر کرو *

وجزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفى و اصلح فاجره على الله — (شورى — ۳۸)

برائي کا بدلا برائي ويسي هي پهر جو کوئي معاف کرے اور سنوارے تو اُسکا ثواب هے الله کے ذمه *

و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين — [نحل]

اگر بدلا لو تو بدلا لو اُسي قدر جتني تمکو تکليف پهونچے اور اگر صبر کرو تو يهه بهتر هے صبر کرنے والوں کے لئيے *

ولمن صبر و غفر ان ذلک من عزم الامور — [شوری]

اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہہ ہمت کے کام ہیں *

فاعفوا و اصفحوا حتی یاتي اللہ بامرہ — [بقر]

سو معاف کرو اور درگذر کرو جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم *

فاعف عنهم و اصفح ان اللہ یحب المحسنین — [مائدہ]

سو معاف کر اور درگذر کر اُنسے اللہ بیشک دوست رکھتا ہی نیکي والوں کو *

فاعف عنهم و قل سلام — [زخرف]

سو تو درگذر کر اُنکي طرف سے اور کہہ سلام *

ان آیات محکمات میں قران نے کئي طرح پر ہمکو نصیحت کي کہ برائي کرنے والوں کو معاف کرو بدلا نہ لو بلکہ صبر کرو بخش دو درگذر کرو اور مخالفوں سے نیکي کرو اُنپر احسان رکھو *

٥ اور اس سے زیادہ اور بھي صاف صاف کہدیا ہی *

یا ایہا الذین امنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدولکم فاحذروهم و ان تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان اللہ غفور رحیم — [تغابن]

اے ایمان والو بعضي تمہاري جوروین اور اولاد دشمن ہیں تمہاري سو اُن سے بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو تو اللہ ہی بخشنے والا مہربان *

دیکھیئے اس میں دشمنوں کے حق میں بھلائي اور احسان کے واسطے کیسي تاکید سے الفاظ فرماتے ہیں معاف کرنا درگذر کرنا بخش دینا اور اس پر بھي اخیر میں اشارہ کیا ہی کہ خدا غفور و رحیم ہی پس تم بھي اپنے دشمنوں سے ایسي خصلت بخشش اور رحم کي اختیار کرو *

٦ قران نے ہم کو یہہ بات بھي اچھي طرح سے واضح کردي کہ ہماري یہہ خصلت کہ ہم اپنے دشمنوں سے مہرباني کریں اُنکي برائیوں سے درگذر کریں کیسي پسندیدہ ہی اور ہم کیوں ایسي رعایتیں اور عنایتیں اپنے مخالفوں سے کریں چنانچہ لکہا ہی *

ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم † — [نور ٢٣]

اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ معاف کرے تمکو *

† العفو والصفح عن المسیئي حسن مندوب الیہا وجب ذالک — ولو لم یجب علیہ الا هذه الایة لکفي — الا تری الی قولہ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم فعلق الغفران بالعفو والصفح — وعنہ علیہ السلام من لم یقبل عذر المتنصل کاذبا کان او صادقا لم یرد علي حوضي یوم القیمة — وعنہ علیہ السلام افضل اخلاق المسلمین العفو والصفح و عنہ ایضا ینادي مناد یوم القیمة الا من کان لہ علی اللہ اجر فلیقم الا اهل العفو ثم تلا فمن عفي و اصلح فاجرہ علی اللہ — وعنہ علیہ السلام ایضا لایکون العبد ذا فضل حتی یصل من قطعہ و یعفو عن ظلمہ و یعطي من حرمہ — تفسیر کبیر

اس میں صاف سمجھا دیا کہ جولوگ تم اپنے گنہگاروں خطا کاروں دشمنوں اور مخالفوں سے ایسا شیوہ عفو و غفران کا اختیار کروگے تو خدا بھي تمہاري خطاؤں سے درگذر کریگا *

اس فقرہ میں " الا تحبون ان یغفر اللہ لکم " بڑي حکمت بھري ہی — اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہماري خطاؤں کو معاف کرے تو لازم ہی کہ ہم بھي اپنے خطاکاروں کي تقصیریں معاف کریں اگر ہم توقع رکھتے ہیں کہ خدا ہمکو بخش دے تو ضرور ہی کہ ہم بھي اوروں کي خطائیں بخشدیں — یہہ آیت ہمکو صاف یہہ سکھلاتي ہی کہ ہم ہمیشہ خدا سے یہہ دعا کریں کہ جیسے ہم اپنے تقصیرواروں کو معاف کرتے ہیں ویسے ہي خدا بھي ہماري تقصیریں معاف کرے *

٧ باہم کي معاشرت میں [خواہ ہمارے اہل معاشرت مسلمان ہوں یا غیر مسلمان دوست ہوں یا مخالف] عدل اور احسان برتنا اور انصاف مدنظر رکھنا ایک حکم محکم اور امر لازم ہی *

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان — [نحل]

اللہ حکم کرتا ہی انصاف کرنے کو اور بھلائي کرنے کو *

و تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان — [مائدہ]

آپس میں مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاري پر اور نہ مدد کرو گناہ پر اور زیادتي پر *

پھر اس سے بھي واضح کرکے صاف سمجھا دیا کہ کسي قوم کي عداوت تمکو عدل کرنے سے نہ باز رکھے اور کسي جماعت کي دشمني تمکو انصاف کرنے سے نہ روکے — تم سب سے اپنے دوستوں سے اور دشمنوں سے عدل اور احسان اور انصاف برابر قایم رکھو *

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شهداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی — [مائدہ]

اے ایمان والو کھڑے ہوجایا کرو اللہ کے واسطے گواہي دینے کو انصاف کي اور ایک قوم کي دشمني کے باعث عدل نہ چھوڑو عدل کرو یہي بات لگتي ہی تقوی سے *

٨ بعضے نکتہ چین ظاہر بین مخالفان اسلام نے ان ظاہر اور روشن احکام سے تغافل کرکے ایسا گمان کرلیا کہ گویا قران ایسے احکام عفو عام بخشش تام اور محاسن اخلاق سے خالي ہی اور نہ اسیقدر پر اُنہوں نے اکتفا یاکہ اور بھي ترقي کرکے یہہ سمجھے کہ قران میں بعض احکام ان نیکیوں کے برخلاف ہیں — کبرت کلمة تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا *

تمام محاسن اخلاق کے پیشوا اور سب نیکیوں کے نمونے ہمارے پیغمبر خدا ہیں — ولکم في رسول اللہ اسوة حسنة — اور ہمکو آپ

کے افعال کا کیا اچھا نمونہ ملا ہی کہ وہ اپنے سب دوستوں اور دشمنوں سے کمال نرمی شفقت اور رحمت سے پیش آتے تھے اور یہہ صرف دعوی ہی نہیں ہی بلکہ اُسکی دلیل بھی بداہۃً موجود ہی کہ اگر پیغمبر خدا کے اخلاق ایسے نہوتے تو یہہ جتنے لوگ اُن کے ساتھہ جمع ہوئے تھے اور مخالفین تھے اُن سے ٹوٹ کر آملے تھے اُن میں سے ایک بھی نہ آتا کسی بد مزاج خشونت کرنے والے کے پاس کوئی نہیں آتا بلکہ یہہ شفقت اور اخلاق نرم دلی اور لینت ہی جو سب کو اپنا ہو یا بیگانہ کھینچ لاتی ہی — دیکھو وہ آیت قران جو ہمارے مضمون کی زیبندہ عنوان ہی اُس پر پھر نظر کرو اور پڑھو کہ خدا پیغمبر سے فرماتا ہی *

فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم و لو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنہم واستغفر لہم —

یہہ نتیجہ خدا ہی کی مہر ہی کہ تو اُنکو نرم دل ملا اور اگر تو سخت اور سنگدل ہوتا تو وہ تیرے پاس سے بھاگ جاتے سو تو اُنکو معاف کر اور اُن کے لیئے دعاء مغفرت کر *

پس ہمکو قران کے احکام اور پیغمبر کے نمونہ سے بھی واجب و لازم ہی کہ ہم اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے بھی بہ نرمی و محبت پیش آویں ان سے بھی نیکی اور بھلائی کریں اور باہم برادرانہ برتاؤ کریں تاکہ بد گمانوں کی غلط فہمی ہمارے قول اور فعل سے دور ہوجاوے *

٩ مگر اس میں شک نہیں کہ فرق مراتب ضرور ہی گو ہمکو عام محبت کا حکم ملا ہی مگر یہہ مراد نہیں کہ جو اخلاص اور محبت خاص اہل ایمان سے کی جاتی ہی اور جس کا مرتبہ عام محبت سے زیادہ ہی ویسی ہی محبت اور اخلاق غیر ایمان والوں سے بھی برتے جاویں — چنانچہ جو شدت کفار کی سرزنش اور تنبیہہ میں اُنکے عصیان نافرمانی فساد اور ناخدا ترسی کی وجہہ سے (مگر وہ بھی نرمی اور سلامتی کے ساتھہ) اُن سے برتی جاتی ہی اور جو محبت ایمانی اور خاص دوستی جس کے ایمان کی حیثیت سے مومنین مستحق ہیں (علاوہ اُس عام دوستی کے جو مقتضاے فطرت الہی ہر ایک انسان کو باہم کرنی چاہیئے) ان دونوں باتوں کی تفاوت پر اس آیت میں اشارہ ہوا ہی —

محمدالرسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم —

محمد رسول اللہ کا اور جو اُسکے ساتھہ ہیں زور آور ہیں کافروں پر اور نرم دل ہیں آپسمیں *

پس یہی فرق اور امتیاز ہی جواب مندرجہ بالا اور اسکے ہم‌مضمون آیتوں میں بیان ہوا ہی اور اسی فرق اور امتیاز کے اعتبار پر قرمد جنگ و قتال کے متعلق مقاتلین مخالفین کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ جو لوگ مسلمانوں سے دین کی بابت لڑتے ہیں اور مسلمانوں کو اذیتیں اور تکلیفیں پہونچاتے ہیں اُن سے ایسی حالت میں دوستی نہ کی جاوے کیونکہ حالت جنگ اور قتال میں نامناسب ہی کہ مسلمانوں کے گروہ کے آدمی مخالفین اور مقاتلین سے محبت کرکے اپنے ضعف اور شکست کا باعث ہوں مگر صاف صاف کہدیا کہ جو دشمن اور مخالف تم سے دین کی بابت قتال نہیں کرتے اُن سے نیکی اور انصاف کرنے کو خدا منع نہیں کرتا بلکہ حکم دیتا ہی مخالفوں سے نیکی اور انصاف کرو کیونکہ خدا نیکی کرنے والوں اور انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی — صرف اُنہیں لوگوں سے ایسی حالت میں دوستی منع کی گئی ہی جو کہ دین کی بابت مسلمانوں سے لڑتے تھے اور جنہوں نے مسلمانوں کو گھر سے نکالا اور اسپر ایک دوسرے کی مدد کی *

لاینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوا کم فی الدین و لم یخرجوا کم من دیار کم ان تبروا ہم و تقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین — انما ینہاکم اللہ عن الذین قاتلوا کم فی الدین و اخرجوکم من دیار کم و ظاہروا علی اخراجکم ان تولواہم و من یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون (ممتحنہ)

اللہ تمکو منع نہیں کرتا اُن سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تمکو تمہارے گھروں سے کہ اُن سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک اللہ چاہتا ہی انصاف والوں کو — اللہ صرف منع کرتا ہی تمکو اُن سے جو لڑے تم سے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اور مدد کی تمہارے نکالنے پر کہ اُن سے کرو دوستی اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے تو وہ لوگ ہیں گنہگار *

پس جنگ و قتال کی حالت کا ایک خاص قاعدہ ہماری معاشرت کا دستورالعمل نہیں ہی بلکہ ہماری حسن معاشرت کا حکم عام یہی ہی *

" لاینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوا کم فی الدین و لم یخرجوا کم من دیارکم ان تبرواہم و تقسطو الیہم ان اللہ یحب المقسطین "

١٠ یہہ بات کہ منافقوں اور کافروں سے اُن کی شرارت اور فساد کی وجہہ سے اُن کی سرزنش اور تنبیہہ اور غلظت فی القول کرنے میں وہ رعایت عام دوستی اور صلح و آشتی کی ہونی چاہیئے اور یہہ سرزنش نرمی و سلامتی کے ساتھہ کرنی چاہیئے — اس کے ثبوت میں قران کے یہہ احکام ہیں *

(١) فاصفح عنہم و قل سلام —
سو در گذر اُن سے اور کہہ سلام ہی *

۲ اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما — (فرقان)

اور جب بات کرنے لگیں ان سے بے سمجھہ لوگ تو کہیں صاحب سلامت *

۳ ادع الی سبیل ربک بالحکمة و الموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن — (نحل)

بلا اپنے رب کی راہ پر پکی بات سمجھا کر اور نصیحت کرکر بھلی طرح اور بحث کر اس طرح جو احسن ہو *

۴ و لاتجادلوا اهل الکتاب الا بالتي هي احسن —

نہ جھگڑو تم اہل کتاب سے مگر اس طرح سے جو سب سے بہتر ہو *

۵ و اعرض عنهم و عظهم و قل لهم في انفسهم قولا بلیغا — (نساء)

اور اُن سے در گذر اور اُن کو نصیحت کر اور اُن کے حق میں پکی بات کہہ *

ان آیتوں کے حکم سے ہمکو لازم ہی کہ جب ہم اہل معاصی اور کفار سے سرزنش کریں اور اُن کے فساد اور ناخدا ترسی پر ملامت کریں تو اس کو نیک طریقہ سے نرمی کے ساتھہ بکمال اخلاق سمجھا دیں

۱۱ اس مقام پر ہمکو مسئلہ اکراہ کا بیان بھی ضرور ہی کہ آیات قران مجید میں تو مخالفوں سے ایسی نیکیاں اور نیک سلوک کرنے کا حکم ہی اور فہمایش اور سرزنش میں بھی اخلاق کی رعایت پر ضرور ہی تو ایسی صورت میں مسلمان ہونے پر مجبور کرنا کیونکر جایز ہوسکتا ہی — مگر ہمارے پاس ایک ذخیرہ عدم اکراہ کے احکام کا موجود ہی جس سے یہہ شبہہ ہوہی نہیں سکتا کہ مذہب کے باب میں زبردستی کا حکم ہوا ہو یا کبھی جبر کیا گیا ہو *

۱ فذکر انما انت مذکر لست علیهم بمصیطر — (غاشیه)

پس تو سمجھا تیرا کام سمجھانا ہی تو اُن پر داروغا نہیں *

۲ قل اطیعوا الله واطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیه ما حمل و علیکم ما حملتم و ان تطیعوه تهتدوا وما علی الرسول الا البلاغ المبین — (نور)

تو کہہ حکم مانو الله کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہہ پھیروگے تو اُسکا ذمہ ہی جو اُس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہی جو تم پر رکھا اگر اسکا کہا مانو تو راہ پاؤ اور پیغام والے کا ذمہ نہیں مگر پہونچا دینا *

۳ فان تولوا فانما علیک البلاغ

پھر اگر وہ پھر جاویں تو تیرا ذمہ صرف پہونچا دینا ہی *

۴ من یطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولی فما ارسلناک علیهم حفیظا — (نساء)

جس نے حکم مانا رسول کا اُس نے حکم مانا الله کا اور جو اُلٹا پھرا تو ہمنے تجھکو نہیں بھیجا اُن پر نگہبان *

۵ اتبع ما اوحي الیک من ربک لا اله الا هو و اعرض عن المشرکین — (انعام)

تابع داری کر تو خدا کے بھیجے ہوئے حکم کی جسکا کوئی شریک نہیں ہی اور مت التفات کر مشرکوں کی طرف *

۶ افانت تکره الناس حتی یکونوا مومنین — (یونس)

اب کیا زور کریگا تو لوگوں پر کہ ہو جاویں باایمان *

۷ و ما انت علیهم بجبار فذکر بالقران من یخاف وعید — (ق)

اور تو نہیں اُن پر زور کرنے والا سو تو ڈرا قران سے اُس کو جو ڈرے میرے وعید سے *

۸ اطیعوا الله و اطیعوا الرسول فان تولیتم فانما علی رسولنا البلاغ المبین — (تغابن)

کہا مانو الله کا اور رسول کا پس اگر وہ پھر جاویں تو ہمارے رسول کا ذمہ صرف پیغام پہونچا دینا ہی *

۹ ان هذه تذکرة فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا — (دهر)

یہہ ایک نصیحت ہی پس جو کوئی چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے *

۱۰ لکم دینکم ولي دین — (کافرون)

تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین *

۱۱ لا اکراه في الدین

دین میں کچھہ زبردستی نہیں (بقر)

۱۲ یہہ سب آیات محکمات ہیں جو مکہ اور مدینہ میں ظاہر ہوئیں یعنی اُس زمانہ کے لیئے ہیں جب اسلام میں ضعف تھا اور اُس وقت کی بھی ہیں جب اسلام کو تمکنت اور شوکت حاصل ہوئی مگر چونکہ کسی حالت میں جبر و اکراہ جایز نہیں رکھا گیا اسلیئے وہی ایک بات ہر جگہہ صاف صاف بیان کی گئی — اور ایساہی برتا بھی گیا چنانچہ عین جدال و قتال کی حالت میں بھی باوجود طرفین کی مخالفت کے جو مشرک طالب گار امن ہوکر جماعت اسلام کی طرف چلا آتا تو اُس کو صرف قران کے پاک احکام اور تعلیم سنا دینے کا حکم تھا اور جب وہ سن چکے تو اُس کو وہیں پہنچادیں جہاں اُس کے امن کی جگہہ ہی — حالانکہ یہہ موقع اکراہ و جبر کا تھا مگر ایسی بات تو کبھی قران میں روا نہیں رکھی گئی *

و ان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه مامنه ذلک بانهم قوم لا یعلمون (براة — ۵)

احسان عام

اگر كوئي مشرك تجهه سے پناه مانگے تو اُس كو پناه دے جبتك وه سنلے كلام الله كا پهر پهنچادے اُس كو جهاں وه نڈر هو يهه اسواسطے كه وه لوگ جانتے نهيں *

يهه آخري فقره صاف دلالت كرتا هى كه اُن لوگوں كو اسلام كے محاسن اور قران كے مكارم اخلاق كي خبر نهيں اسليئے وه جانتے نهيں هيں كه اسلام كيا چيز هى پس اُن كو مسلمان كرنے كا يهي ذريعه هى كه اُن كو قران سنايا جاوے اور اُس كي افضل تعليم اور عمده نصايح سننے والے كے دل ميں اثر كريں *

١٣ يهاں ذكر مقاتلات اسلامي كا آگيا اور همكو اُس كے ضمن ميں يهه لكهنا مناسب معلوم هوگا مقاتلات اسلامي كي منشاء صرف مدافعت تهي اور يهي غرض تهي كه مشركين كے ظلم و عدوان سے مظلوم مسلمين كو نجات ملے اور اُن كو بے روك ٹوك خدا كي عبادت كا موقع ملے اور مخالفوں كي زيادتي اور موذي كفار كا ظلم و ستم دور كيا جاوے اور اُن كي لڑائي بند هوجاوے — يهه غرض نهيں هى كه وه جبراً مسلمان هوجاويں *

اولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع و بيع و صلواة و مساجد (حج)

اگر نه هٹايا كرتا الله لوگوں كو ايك كو ايك سے تو ڈهئے جاتے سب تكئے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجديں *

مالكم لا تقاتلون في سبيل الله و المستضعفين من الرجال و النساء و الولدان يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها (نساء)

كيا وجهه كه تم خدا كي راه ميں نه لڑو حالانكه كمزور مرد اور عورتيں اور بچے كهتے هيں كه يا رب همكو اس شهر سے جسكے لوگ ظالم هيں نكال لے *

عسى ان يكف باس الذين كفروا — [نساء]
قريب هى كه الله بند كرے لڑائي كافروں كي *

اس بات كے كهنے كي ضرورت نهيں كه مدافعت كي لڑائي ميں ابتدا مخالفوں كي طرف سے هوني چاهيئے كيونكه انهيں كے ظلم و عدوان پر بناچاري مدافعت كي ضرورت پڑتي اور يهي بات قران ميں بهي منصوص هى *

هم بدؤكم اول مرة — اور مسلمانوں كو حكم هوا تها كه تم هرگز ابتدا نه كرو ولا تعتدو — [بقر]

١٤ مخالفوں سے تو علي العموم قرآن ميں ايسي نيكياں اور احسان كرنے كا حكم ديا گيا هى اور عين حالت جنگ و جدال كي وا خفقت اور كريمانه برتاؤ هى جو سوره براءة كي پانچويں آيت سے نقل كيا گيا كه جو مشرك مسلمانوں كي پناه ميں آوے اُس كو قرآن كے احكام و نصايح سناكر يهاں تك اُس سے رعايت كي جاوے كه جهاں اُس كي امن كا مقام هو وهاں اُسے بخير و عافيت پهونچا ديا جاوے اب لڑائي كے بعد مغلوب اور مقيد و مخالفوں كے واسطے عام حكم ديديا كه يا انهيں احسان رکهه كر مفت چهوڑ دو يا فديه ليكر چهوڑ دو *

حتى اذا اثخنتموهم فشدوالوثاق فاما منا بعد و اما فداء حتى تضع الحرب اوزارها ذلك و لو يشاء الله لانتصر منهم و لكن ليبلو بعضكم ببعض (محمد)

پهر جب خوب قتال كرچكو تو قيد كرلو اور بعد اس كے يا احسان رکهه كر چهوڑ دو يا فديه ليكر چهوڑ دو جب تك كه لڑائي بند هوجاوے پهر خدا چاهے تو بدلا لے اُن سے مگر وه تمكو جانچتا هى *

غرض كه مقيد كرلينے كے بعد كا معامله منحصر هى احسان رکهكر چهوڑ دينے ميں يا فديه ليكر چهوڑ دينے ميں — اس كے سوا اور كوئي صورت نهيں كه اُنكو غلام بناكر رکهنا نه ان كو قتل كرنا چنانچه تتمه آيه اسي نكته پر اشاره كرتا هى كه اگر خدا چاهے تو اُن قيديوں سے بدلا ليوے يعني اُنهيں قتل كرديئے جانے كا حكم ديوے مگر ترك مكافات پر جو جكهه ترغيب دي گئي هى اس ليئے وه تمكو اسي معامله ميں آزماتا هى كه كون احسان رکهه كر چهوڑتا هى اور كون فديه ليكر چهوڑتا هى *

(بعض علما نے اس آيه ميں يهه دوراندیشي كي هى كه قيديوں كو اگر چهوڑديں تو وه پهر جاكر وهي مفسده پردازي اور مسلمانوں كي اذيت شروع كرينگے اس ليئے اُنهيں قتل هي كيا جاوے مگر يهه راے تو صاف اس حكم كے خلاف هى اور اس انديشه سے يهه تدبير بهي مناسب نهيں هى بلكه اس كا علاج تو پهلے هي قران ميں فرما ديا هى و ان تعودوا نعد (انفال) يعني اگر تم پهر وهي ظلم و زيادتي شروع كروگے تو هم پهر اپنا بچاؤ كرنے كو تمهاري زيادتي دفع كرينگے اور تمهيں روكينگے) *

غرض كه قرآن كا اخلاق تمام اور احسان عميم هر ايك شخص سے عفو اور بخشش اور درگذر كرنے كا هى اور خصوصاً مخالفوں كو معاف كرنا علي الخصوص حالت جنگ ميں بهي رعايت اور بعد جنگ بهي كمال مناعت اسلام كا طريقه پسنديده هى — اور ايسي الهاميه تعليم اور انسان كي هر حالت اور حاجت كي مقدار اور اندازه كے موافق اس تفصيل سے اسي شريعت كامله ميں هيں اور بس *

راقم
چراغ علي

نمبر ١٥٥

روئداد

اجلاس مجلس خزنة البضاعة لتاسيس مدرسة العلوم للمسلمين منعقده 15 اگست سنه ١٨٧٣ع

نمبر ١٨

صدر انجمن

مرزا محمد رحمت الله بيگ صاحب *

ممبران موجوده

مولوي محمد عارف صاحب *

سيد محمد حامد صاحب *

منشي محمد يار خان صاحب *

سکرٹري

سيد احمد خان بهادر سي ايس آئي *

اجلاس شروع هوا اور روئداد اجلاس منعقده ٢٩ جولائي سنه ١٨٧٣ع نمبر ١٧ جو بدستخط سکرٹري مرتب و کتاب روئداد ميں مندرج تهي ملاحظه هوئي *

سکرٹري نے اطلاع کي که ايک کتاب متضمن حمايت الاسلام جسکو ايک بهت بڑے مشهور عالم گاڈفري هيگنس نے انگريزي ميں تحرير کيا تها اُس کا ترجمه ميں نے اپنے خرچ سے اُردو ميں کيا هے اور اپنے خرچ سے مطبع مفيد عام بريلي ميں چهپوايا هے پانسو کتابيں اُس کي چهاپي گئي هيں جنکو ميں فروخت کرکر اپنا زر لاگت اور نيز منافع جو اُن سے حاصل هو وصول کرونگا اور آينده کو حق تصنيف اُس کا بموجب ايکٹ ٢٠ سنه ١٨٤٧ع ميرا رهيگا مگر ميں اپنے اُس حق کو کميٹي خزنة البضاعة کو هبه کرتا هوں اب وه اُس کي مالک هے اور آينده اُس کے چهاپنے اور اُس سے نفع اُٹهانے کا حق کميٹي موصوفه کو حاصل هوگا *

مرزا محمد رحمت الله بيگ صاحب نے سکرٹري کے اِس عطيه کا شکر کيا اور کها که هم تمام ممبروں کو يقين هے که آپ هر طرحپر ترقي سرمايه کميٹي خزنة البضاعة کے ايسے حامي هيں اور اپنے نفع سے اُس کا نفع مقدم سمجهتے هيں اور اُسي تقريب پر يهه بات کهي جاتي هے که اگر آپ اپني لاگت جو اِس کتاب کے ترجمه و چهاپنے ميں لگي هے کميٹي سے لے ليں اور يهه کتاب معاوضه بهي آپ کميٹي کو دے ديں تو اُميد هے که اُس کي فروخت سے کميٹي کو کئي سو روپيه کا فائده هوجاويگا کيونکه يهه کتاب اِس قسم کي هے که بهت جلد فروخت هوگي اور اکثر لوگ برغبت اس کو خريد کرينگے *

سيد احمد خان نے کها که ميں دل سے کميٹي کي اِس درخواست کو منظور کرتا هوں *

ممبران کميٹي نے سيد احمد خان کا شکريه ادا کيا اور يهه تجويز هوئي که جو اخراجات اس کتاب کے هوں وه منافع جائداد کے صيغه سے ديئے جاويں اور اُسکي فروخت سے جو آمدني هو وه بهي اُسي صيغه ميں جمع کي جاوے *

بعد اس کے سکرٹري نے اطلاع کي که اسوقت کوئي کتاب تاريخ هندوستان اور جغرافيه اُردو زبان ميں اِس لائق نهيں هے جو تعليم ميں داخل هو اور پورا پورا فائده دے بموجب رزوليوشن هفتم کے جو اجلاس ٣ مئي سنه ١٨٧٣ع ميں منظور هوا تها منشي محمد ذکاء الله صاحب نے ايک کتاب تاريخ هندوستان اور ايک جغرافيه تاليف فرمايا هے اور ميں نے دهلي ميں بزير اهتمام منشي صاحب موصوف اُس کے چهاپے هونے کا انتظام کيا هے تاريخ هندوستان کے قريباً چهه سو صفحه هونگے اور تخميناً پانسو چاليس روپيه پانسو کتابوں کے چهپنے ميں لاگت لگے گي اور جغرافيه کے قريباً چار سو صفحه هونگے اور پانسو کتابوں کے چهپنے ميں تخميناً تين سو ساٹهه روپيه لاگت لگيگي پس ميں اس انتظام کي منظوري کميٹي سے چاهتا هوں *

ممبران موجوده نے بالاتفاق منظور کيا اور يهه تجويز هوئي که ان دونوں کتابوں کے چهپنے کے اخراجات صيغه منافع جائداد سے ديئے جاويں اور اُنکي فروخت سے جو آمدني هو وه بهي اُسي صيغه ميں جمع کي جاوے *

سکرٹري نے اطلاع کي که منشي صاحب موصوف نے اپني فياضي سے اس بات کي بهي اطلاع کي هے که وه حق تصنيف ان دونوں کتابوں کا کميٹي کو دے دينگے *

تمام ممبروں نے منشي صاحب کي اس عنايت کا شکريه ادا کيا *

مولوي محمد عارف صاحب نے اسبات کي تحريک کي که کميٹي اسبات کي بهي اجازت دے که جو منشاء کميٹي کا ان کتابوں کے تاليف کرانے اور چهپوانے سے هے وه بهي بطور بيان واضح اس روئداد ميں مندرج هو اور وه منشاء يهه هے که بالفعل يهه کتابيں دو غرض سے چهپوائي جاتي هيں *

اول يهه که ان کتابوں کے فروخت هونے سے منافع هوگا اور اُس منافع سے سرمايه کميٹي کي ترقي هوگي *

دوسرے یہہ کہ اس وقت اردو زبان میں کتابیں قابل درس موجود نہیں ہیں اور کمیٹی امید کرتی ہی کہ جو کتابیں وہ تالیف ہونا چاہتی ہی وہ قابل درس ہونگی لیکن یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہی کتابیں بعینہ و بجنسہ ہمارے مدارس میں پڑھائی جاوینگی بلکہ بعد چھپ چکنے ان کتابوں کے یہہ کتابیں اور جو آیندہ تالیف ہوں بہت سے مسلمانوں کی نگاہ سے گذرینگی اور ہماری کمیٹی کے ممبر و نیز عموماً ہر مسلمان کو اختیار ہوگا کہ اگر کوئی مضمون اُن کتابوں میں ایسا ہو جسکو مسلمان ناپسند کرتے ہوں تو وہ لوگ اُس کی اطلاع بذریعہ خطوط کے خواہ بذریعہ اخبارات کے خواہ بذریعہ تحریر ریویو کے کمیٹی کو دینگے اُسوقت کمیٹی خواہ مجلس مدبران تعلیم اُس پر توجہہ کریگی اور اُن مضامین کی اصلاح و درستی پر سعی فرماویگی*

اس گفتگو کو بالاتفاق ممبران نے پسند کیا اور یہہ تجویز ہوئی کہ روئداد میں مندرج کی جاوے*

دستخط

سید احمد خان بہادر سی ایس آئی
سکرٹری کمیٹی

اطلاع

ہمارے پاس بہت سے خطوط اور مضامین بے نام و نشان آتے ہیں خطوط میں تو بعض سوالات ہوتے ہیں اور کبھی مسائل شرعی پوچھے جاتے ہیں اور یہہ درخواست ہوتی ہی کہ تہذیب الاخلاق میں مع جواب چھاپ دیئے جاویں اور مضامین بھی جو آئے ہیں وہ ہماری اور ہمارے مدرسةالعلوم کی حمایت اور ہمارے مخالفین اور ہمارے ذاتی افعال سے الزامات مخالفین کی تردید میں ہیں اور یہہ درخواست ہی کہ تہذیب الاخلاق میں چھاپ دیئے جاویں اُن سب بزرگوں کا جنھوں نے اس قسم کے خطوط خواہ مضامین بھیجے ہیں ہم دل سے شکر ادا کرتے ہیں اور جو کہ بہ سبب نہ معلوم ہونے نام و نشان کے ہم اُن کو جواب نہیں بھیج سکتے اس لیئے عدم تحریر جواب کا عذر کرتے ہیں باقی رہا اُن کا مندرج ہونا تہذیب الاخلاق میں اُس میں بھی ہمکو چند عذر ہیں ہمارا دستور نہیں ہی کہ کوئی بے نام مضمون تہذیب الاخلاق میں چھاپیں اور نیز کوئی ایسا مضمون جو ہمارے ذاتی افعال کی حمایت میں ہو ہمکو اپنے پرچہ تہذیب الاخلاق میں چھاپنا پسند نہیں ہی اس لیئے کہ "من آنم کہ من دانم" جو باتیں ہمارے مخالف ہماری نسبت منسوب کرتے ہیں ہم اُس سے زیادہ الزام کے لایق ہیں فرض کرو کہ وہ باتیں ہم میں نہوں مگر اور باتیں اُن سے بھی زیادہ بدتر ہیں پس ہمارے ذاتی افعال کی حمایت سے کیا فایدہ ہی ہماری تو وہی مثل ہی کہ "ارنٹ رے ارنٹ تیری کونسی کل سیدھی" باقی رہے مسائل شرعی اس بات سے ہر کوئی واقف ہی کہ میں ایک جاہل آدمی ہوں جس طرح اور عام لوگ شد بد جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں جو لوگ کہ میرے نام کے ساتھہ مولوی کا لفظ لکھتے ہیں وہ محض غلطی کرتے ہیں اور غلط صفت میری نسبت لگاتے ہیں ہمارا بہتان عظیم بعض مسائل شرعی کی نسبت جو میں بحث کرتا ہوں میری واقفیت یا میرا اجتہاد اُنھیں مسئلوں پر محدود ہی ابھی مجتہد عام ہونے کا رتبہ میرا نہیں ہوا خدا کا یہہ بھی شکر ہی کہ نہ میں مولوی ہوں نہ قاضی نہ مفتی پس میں مسایل شرعی مستفسرہ کا جواب نہیں دے سکتا شرعی مسائل کے جواب دینے کو بہت سے مولوی موجود ہیں*

علاوہ اس کے ہمارا تہذیب الاخلاق اس لیئے موضوع نہیں ہوا ہی کہ ہر قسم کے سوالوں کا جواب اور ہر قسم کے مسائل کی بحث اُس میں مندرج ہو بلکہ وہ بوجہہ سمجھنے اپنی دانست میں اپنی قومی تہذیب کے لیئے جاری کیا ہی پس جن مسائل مذہبی کے بحث کرنی ہم مناسب سمجھتے ہیں اور اُس بحث کو تہذیب قومی سے کچھہ تعلق جانتے ہیں اُس کو مندرج کرتے ہیں اور ایسا ہی مضامین کا حال ہی کہ عام مضامین اُس میں مندرج نہیں ہوتے اور مضامین خاص بھی وہی مندرج ہوتے ہیں جن سے اُس کے پڑھنے والوں کی رائے میں لوگوں میں کسی قسم کی تہذیب کی ترقی متصور ہو اور اگر ہم اپنے تئیں عموماً لوگوں کے سوالوں یا استفتاؤں کے جوابوں کے لکھنے پر مصروف کریں تو ہمارا وقت بالکل ضایع ہو جاوے اور ہمارے پرچہ تہذیب الاخلاق کا جو منشاء ہی وہ باقی نہ رہے پس ہم اُن بزرگوں سے جنھوں نے ہمارے پاس خطوط اور مضامین بھیجے ہیں اُن کو تہذیب الاخلاق میں مندرج نہونے کی معافی چاہتے ہیں*

راقم
سید احمد

اشتہار

کتاب حمایةالاسلام

واضح ہو کہ مسٹر گاڈ فری ہیگنس صاحب نے سنہ ۱۸۲۹ ع میں مسلمانی مذہب کی حمایت میں ایک کتاب بزبان انگریزی تصنیف کی تھی یہہ صاحب بہت مشہور عالم تھے اور اُنھوں نے اس کتاب میں اُن تمام اعتراضات کے جواب لکھے ہیں جو عیسائی اکثر مذہب اسلام اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی نسبت کیا کرتے ہیں چنانچہ اس کتاب کو سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے اردو میں ترجمہ کراکر مطبع صدیقی بریلی میں چھپوایا ہی اور پونے آٹھہ جزو کی کتاب ہی اور قیمت اُس کی فی جلد ایک روپیہ اور دو آنہ محصول ڈاک قرار پایا ہی جس شخص کو اُس کی خریداری منظور ہو ایک روپیہ دو آنہ سید احمد خان صاحب کے پاس بمقام بنارس بھیج کر کتاب مذکور طلب فرما لے*

بمقام علیگڈہ — مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں چھپا اور حافظ محمد عبدالرزاق کے اہتمام سے شایع ہوا